بسم اللہ الرحمن الرحیم

حج

http://www.nazmay.com

حج ارکان اسلام میں ایک اہم رکن ہے اور اسی پر ارکان کی تمامی ہوتی ہے اس لئے اس میں کوتاہی پر جتنی سختی ہو وہ قرین قیاس ہے ۔

حج کی حقیقت !

حج درحقیقت دو منظروں کا نمونہ ہے اور اس کی ہر ہر چیز میں دو دو حقیقتیں پنہاں ہیں ۔ اگر چہ اللہ جل شانہٗ کے ہر حکم میں لاکھوں مصلحتیں اور حکمتیں ایسی ہیں کہ جن تک ہر شخص کے خیال کی بھی رسائی نہیں ہوتی لیکن بعض مصالح ایسی کھلی ہوئی اور ظاہر ہوتی ہیں جو ہر شخص کے ذہن میں آجاتی ہیں ۔ اسی طرح حج کے ہر ہر رکن میں بہت سی مصالح تو ایسی ہیں جن تک ذہن کی رسائی بھی نہیں لیکن یہ دو چیزیں ہر ہر رکن ہر ہر جز و میں بالکل عیاں ہیں ۔ ایک یہ کہ نمونہ ہے موت اور مرنے کے بعد کے حالات کا ، دوسرا نمونہ ہے عشق اور محبت کے اظہار کا اور روح کو حقیقی عشق اور حقیقی محبت سے رنگنے کا ، پہلا نمونہ موت اور اس کے بعد کا منظر ہے کہ آدمی جس وقت گھر سے چلتا ہے سب عزیز و اقارب گھر بار وطن کو یک لخت چھوڑ کر دوسرے ملک گو یا دوسرے عالم کا سفر اختیار کرتا ہے جن چیزوں کے ساتھ دل مشغول تھا گھر بار کھیتی باغ احباب کی مجلسیں سب ہی اس وقت چھوٹ رہی ہیں جیسا کہ مرنے کے وقت سب کو بیک وقت خیر باد کہنا پڑتا ہے ۔

دوسرا منظر اظہار عشق و محبت کا ہے کہ وہ حاجی صاحب کے حال سے ایسا ظاہر اور واضح ہے کہ اس کے لئے کسی تفصیل کی ضرورت نہیں بندوں کا تعلق حق تعالیٰ و تقدس کے ساتھ دو طرح کا ہے ایک نیازمندی اور بندگی کا کہ وہ پاک ذات مالک ہے خالق ہے اس کا مظہر نماز ہے جو سراسر نیاز و اظہارِ عبدیت ہے ۔ دوسرا تعلق محبت اور عشق کا ہے کہ وہ مربی ہے منعم ہے محسن ہے اور جمال و کمال کے جتنے اوصاف ہو سکتے ہیں ان سب کے ساتھ متصف ہے ادھر ہر آدمی میں فطری طور پر عشق و محبت کا مادہ موجود ہے ۔

حج کے فضائل اور اس کے احکام میں قرآن پاک کی بہت سی آیات نازل ہوئی ہیں اور احادیث تو لاتعداد وارد ہوئی ہیں جن میں سے چند آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہیں ۔

حج کی فرضیت !

ا ۔ لوگوں میں حج (کے فرض ہونے) کا اعلان کردو ۔ (اس اعلان سے) لوگ تمہارے پاس (یعنی تمہاری اس عمارت کے پاس حج کے لئے) چلے آئیں گے پاؤں چل کر بھی اور ایسی اونٹنیوں پر سوار ہو کر بھی جو دور دراز راستوں سے چل کر آئی ہوں (اور سفر کی وجہ سے) دبلی ہوگئی ہوں تاکہ یہ آنے والے اپنے منافع

حاصل کریں۔ الایہ (حج ۔ع ۴)

۲۔ حج (کا زمانہ) چند مہینے ہیں جو (مشہورو) معلوم ہیں (یعنی یکم شوال سے دس ذی الحجہ تک) پس جو شخص ان ایام میں اپنے اوپر حج مقرر کر لے (کہ حج کا احرام باندھ لے) تو پھر نہ کوئی فحش بات جائز ہے اور نہ حکم عدولی درست ہے اور نہ کسی قسم کا جھگڑا زیبا ہے (بلکہ اس کو چاہئے کہ ہر وقت نیک کام میں لگا رہے)اور جو نیک کام کرو گے حق تعالیٰ شانہٗ اس کو جانتے ہیں (انکو ہر شخص کی ہر بات کا ہر وقت علم رہتا ہے اس کے موافق اس کو جزا یا سزا دیتے ہیں) اس لئے ان نیکیوں کا بہت بدلہ عطا فرمائیں گے جو ان مبارک اوقات میں کی جائیں گی
(بقرہ ع ۲۵)

حج کی فضیلت !

ا۔حضور ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص اللہ کے لئے حج کرے اس طرح کہ اس حج میں نہ رفث ہو (یعنی فحش بات) اور نہ فسق ہو (یعنی حکم عدولی) وہ حج سے ایسا واپس ہوتا ہے جیسا اس دن تھا جس دن ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔ (متفق علیہ مشکوٰۃ)

۲۔حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ نیکی والے حج کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔ (متفق علیہ مشکوٰۃ)

۳۔حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ غزوۂ بدر کا دن تو مستثنیٰ ہے اس کو چھوڑ کر کوئی دن عرفہ کے دن کے علاوہ ایسا نہیں جس میں شیطان بہت ذلیل ہو رہا ہو بہت راندہ پھر رہا ہو بہت حقیر ہو رہا ہو، بہت زیادہ غصہ میں بھر رہا ہو اور یہ سب اس وجہ سے کہ عرفہ کے دن اللہ کی رحمتوں کا کثرت سے نازل ہونا بندوں کے بڑے بڑے گناہوں کا معاف ہونا دیکھتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

۴۔حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ حاجی جب لبیک کہتا ہے تو اس کے ساتھ اسکے دائیں بائیں جو پتھر، درخت، ڈھیلے وغیرہ ہوتے ہیں وہ بھی لبیک کہتے ہیں اور اس طرح سلسلۂ زمین کے منتہا تک یہ سلسلہ چلتا ہے۔
(ترمذی ابن ماجہ مشکوٰۃ)

۵۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے جہاد میں شرکت کی اجازت مانگی حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا جہاد حج ہے۔ (متفق علیہ مشکوٰۃ)

۶۔حضرت عائشہؓ حضور ﷺ سے نقل فرماتی ہیں کہ فرشتے ان حاجیوں سے جو سواری پر آتے ہیں مصافحہ کرتے ہیں اور جو پیدل چل کر آتے ہیں ان سے معانقہ کرتے ہیں۔ (بیہقی)

۷۔حضوراقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے اللہ جل شانہٗ کی ایک سوبیس رحمتیں روزانہ اس گھر (یعنی کعبہ) پر نازل ہوتی ہیں جن میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں پراور چالیس وہاں نماز پڑھنے والوں پراور بیس بیت اللہ کو دیکھنے والوں پر ہوتی ہیں۔(ابن عدی وبیہقی)

۸۔حضوراقدس ﷺ قسم کھا کر ارشاد فرماتے ہیں کہ حجر اسود کو اللہ جل شانہٗ قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائینگے کہ اس دو کی آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور گواہی دے گا اس شخص کے حق میں جس نے اس کو حق کے ساتھ بوسہ دیا ہو۔(ترمذی،ابن ماجہ،مشکوۃ)

ف۔حق کے ساتھ بوسہ دینے کا مطلب یہ کہ ایمان اور تصدیق کے ساتھ بوسہ دیا ہو۔

۹۔حضوراقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ آدمی اگر اپنے گھر پر نماز پڑھے تو صرف ایک نماز کا ثواب اس کو ملتا ہے اور محلّہ کی مسجد میں پچیس گنا ثواب ملتا ہے اور جامع مسجد میں سوگنا زیادہ ثواب ہوتا ہے اور بیت المقدس کی مسجد میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہے اور میری مسجد میں یعنی مسجد نبویؐ میں پچاس ہزار کا ثواب ہے مکہ مکرمہ کی مسجد میں ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ہے۔(ابن ماجہ،مشکوۃ)

۱۰۔نبی کریم ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے وہی فائدہ اس سے حاصل ہوتا ہے۔(ابن ماجہ)

۱۱۔حضرت ابن عباسؓ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ملتزم ایسی جگہ ہے جہاں دعا قبول ہوتی ہے کسی بندہ نے وہاں ایسی دعانہیں کی جو قبول نہ ہوئی ہو۔

۱۲۔حضور ﷺ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص حج کے لئے پیدل جائے اور آئے اسکے لئے ہر ہر قدم پر حرم کی
نیکیوں میں سے سات سو نیکیاں لکھی جائیں گی کسی نے عرض کیا کہ حرم کی نیکیوں کا کیا مطلب؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے۔

حج نہ کرنے کی وعیدیں!

۱۔حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کے پاس اتنا خرچ ہو اور سواری کا انتظام ہو کہ بیت اللہ شریف جا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں اس بات میں کہ وہ یہودی ہو کے مرجائے یا نصرانی ہوکر۔(مشکوۃ)

۲۔حضور ﷺ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب حاجی حلال مال کے ساتھ حج کو نکلتا ہے اور سواری پر سوار ہوکر کہتا ہے **لبیک اللھم لبیک** ۔تو فرشتہ بھی آسمان سے لبیک وسعدیک کہتا ہے (یعنی تیرا لبیک کہنا مقبول ہے) وہ فرشتہ کہتا ہے کہ تیرا توشہ بھی حلال ہے تیری سواری بھی حلال ہے (کہ حلال مال سے ہوئے) اور تیرا حج بھی مبرور ہے اور کوئی وبال تجھ پر نہیں اور جب آدمی حرام مال کے ساتھ حج کو جاتا ہے اور سواری پر سوار ہو کر لبیک کہتا ہے تو فرشتہ آسمان سے کہتا ہے کہ نہ لبیک نہ سعدیک یعنی تیری لبیک غیر مقبول ہے تیرا توشہ حرام ہے تیرا خرچہ حرام ہے تیرا حج معصیت ہے یہ حج مبرور نہیں۔

۳۔حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کے لئے واقعی کوئی مجبوری حج سے مانع نہ ہو، ظالم بادشاہ کی طرف سے روک نہ ہو یا ایسا شدید مرض نہ ہو جو حج سے روک

دے پھر وہ بغیر حج کئے مرجائے تو اس کو اختیار ہے چاہے یہودی ہوکر مرجائے یا نصرانی ہوکر۔ (سیوطی)

۴۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ حج کر سکے اور حج نہ کرے یا اتنا مال ہو جس پر زکوۃ واجب ہو اور زکوۃ ادا نہ کرے وہ مرتے وقت دنیا میں آنے کی تمنا کرے گا (یعنی حج اور زکوۃ ادا نہیں کئے ہوں گے اور دو فرائض چھوٹ جائیں گے لیکن وقت ختم ہو چکا ہوگا)۔ (ت عن ابن عباس کنز)

۵۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے کہ جو بندہ ایسا ہو کہ میں نے اس کو صحت عطا کر رکھی ہو اور اس کی روزی میں وسعت دے رکھی ہو اور اس کے اوپر پانچ سال ایسے گزر جائیں کہ وہ میرے دربار میں حاضر نہ ہو وہ ضرور محروم ہے۔